International Research Journal of Arabic and Islamic Studies, Vol.:03, Issue: 01,Jan-June 2023
PP: 62-85

OPEN ACCESS
IRJAIS
ISSN (Online): 2789-4010
ISSN (Print): 2789-4002
www. irjais.com

ٹرانس جینڈر ایکٹ ۲۰۱۸ کا ایرانی آئین کی روشنی میں تحقیقی جائزہ

A Research Review of Transgender Act 2018 in the Light of Iranian Constitution

Syeda Shumaila Rubab Rizvi
Shah Abdul Latif University Khairpur Mir's Sindh
***Email:** shumaila.rubab@salu.edu.pk*

Abstract

"So we made the upper part of that settlement its lower part (i.e. uprooted it from the ground, then turned it upside down and struck it on the ground) and on those people of a shower of pebbles "This god-dand scholar is referring to the overturning of which town and why? The answer is that it was the abominable act of homosexuality on which not only God the Almighty was angry, but also his lover (peace be upon him) was most concerned about it and he (peace be upon him) said:"What I fear more than the destruction of my people is the action of the people of Lot" From the point of view of Islam, homosexuality is considered one of the major sins and from the point of view of jurisprudence, it has been declared haram and severe punishments have been prescribed for it. Transgender is actually a modern name for the promotion of homosexuality, as well as completely contrary to Islamic teachings and jurisprudence. In fact, it is the name of a collection of unnatural ideas that are similar to competing with God, interfering in the system of God. There is no place for homosexuality in our

CC BY

Islamic teachings, cultural traditions and social values. It is such an undesirable practice that it will have very bad and fatal effects on both individual and collective life. In which problems such as family life, legal inheritance, veiling and mixing between men and women come up. Nevertheless, in the name of the Transgender Bill in the Islamic State, homosexuality has been permitted under the guise of transgender rights. Passing this bill means that it is a clear violation of the laws of God, a clear denial of the Muhammadan Sharia and the implementation of the Western system, the destruction of the sanctity of the relationships of the young generation, the increase in the rate of incurable AIDS, public obscenity, prisons. , Dar al-Oman and the deterioration of the environment of such institutions, change of gender for no reason, protectors and helpers in popularizing adultery, inviting divine punishment. Submit a new bill. Make possible the immediate Islamic amendments in this bill so that the rights and protection of transgender are truly possible. Because of the bill that will cause mischief on earth, God bless us and our nation to fail this bill. May Allah grant us the opportunity to raise our voice in the effort and awaken the people.

***Key Words**: Neutral, Mischievous, Transgender, Constitution, Change.*

موضوع کا تعارف

جیسا کہ ہمارا موضوع تحقیق ٹرانس جینڈر ایکٹ ۲۰۱۸ کا ایرانی آئین کی روشنی میں تحقیقی جائزہ ہے تو اس موضوع پر تحقیق سے قبل ہمیں سب پہلے ٹرانس جینڈر کے بارے میں مکمل شناسی لازمی ہے ساتھ ہی ساتھ سے ۲۰۱۸ ایکٹ کی بھی بھرپور جانکاری ضروری ہے اور اس سے جڑا اہم نکتہ ایرانی آئین ہے جس کا معلوم ہونا بھی اہم ہے کیونکہ یہ تمام معلومات ہی آپ کو اس پست ترین گناہ سے عملی طور پر محفوظ رکھ سکیں گے کیونکہ یہ درست ہے کہ دل و دماغ میں وسوسہ یا برے خیالات کا آنا قابل گناہ یا جرم نہیں لیکن ایسے خیالات کو عمل کرنے سے روکنا لازم ہے اسلئے اسلامی تعلیمات میں اسے روکنے کی تدابیر بتائی گئی ہیں مثلاً اگر انسان غصہ کی حالت میں ہو تو ایسے شخص کے لئے شریعت نے حکم دیا ہے وہ اس غصہ کو ظاہر کرنے کے بجائے اس کڑوے گھونٹ کو پی جائے جس کے لئے ایک تمرینی نکتہ یوں بیان کیا گیا ہے کہ اگر ایسا شخص لیٹا ہوا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ بیٹھ جائے، اگر بیٹھا ہوا ہے تو اسے چاہیے کہ کھڑا ہو جائے دیگر یہ کہ وضو کرلے اور پانی پی کر اپنے اس خیال کو ختم کرلے بہر حال یہ بات

واضح ہے کہ ایسے خیالات کو ظاہر کرنے کے بجائے ان سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے خدا نے قرآن میں فرمادیا کہ :

فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّن سِجِّيلٍ "

"پس ہم نے اُس بستی کا اُوپری حصہ اُس کا نچلا حصہ بنادِیا (یعنی اُسے زمین سے اکھاڑ کر، پھر اُلٹا کر کے زمین پر مار دِیا) اور اُن لوگوں پر

کنکروں کی بارش کی"(1)

یہ خداوند عالم کس بستی کے الٹانے کا ذکر فرمارہا ہے اور کیوں؟ جواب عرض ہے کہ یہ وہ گھناؤنا عمل ہم جنس پرستی تھا جس پر نا صرف خداوند عالم غضبناک ہوا بلکہ اس کے حبیب ﷺ کو بھی سب سے زیادہ اس بات کی فکر تھی اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

"مجھے اپنی قوم کی بربادی کا جس چیز سے زیادہ خوف ہے وہ قوم لوط کا عمل ہے۔"(2)

مِن شَرِّ الوَسوَاسِ الْخَنَّاسِ° اَلَّذِیْ یُوَسوِسُ فِیْ صُدُورِ النَّاسِ° مِنَ الْجِنَّة وَالنَّاسِ

"یعنی پناہ طلب کرو شیطانی وسواس کے شر سے جو خدا کا نام سن کر پیچھے ہٹ جاتا ہے اور وہ لوگوں کے دلوں میں وسوسہ پیدا کرتا ہے

وہ جنات میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔"(3)

پس شریعت میں ایسے وسوسوں سے بچنے کی ترغیب دی ہے اور ساتھ ہی ان سے پناہ طلب کرنے کا حکم دیا ہے لہٰذا معلوم ہوا کہ یہ وسواس کسی گناہ کے ارتکاب کا یا کسی ناجائز کام کے جواز کا سبب نہیں بن سکتا، اگر کسی شخص کا دل کرے کہ وہ جو جنس رکھتا ہے اسے مکمل طور پر تبدیل کرکے مرد عورت میں اور عورت، مرد میں تبدیل ہو جائے یہ قطعاً جائز نہیں! یہ دراصل اپنے خواہش نفس کی پیروی کرنا اور ایسا عمل کرنا نظام خدا میں چھیڑ چھاڑ کرنے کے مترادف ہے۔ بارہا مقامات جیسے سورہ نازعات ۴۰، سورہ ص ۲۶، سورہ قصص ۵۰، سورہ مائدہ ۷۷، سورہ اعراف ۷۶ امیں خداوند متعال نے خواہش نفس کی پیروی کو گمراہی، ظلم و ہلاکت کے مترادف قرار دیا ہے۔ یہ نفس انسان کو ہمیشہ برائی کی طرف رغبت دلانے کی کوشش کرتا رہتا ہے جس کی طرف خدا نے اشارہ فرمایا کہ

اِن النفس لَاَمارۃ بِالسُّوءِ بے شک یہ نفس تو برائیوں کا ہی حکم دیتا ہے (4)

مزید فرمایا کہ :

"فَاَلْہَمَہَا فُجُورَہَا وَتَقوٰیہَا" پھر اس (نفس) کو بدکاری سے بچنے اور پرہیزگار بننے کی سمجھ دی۔"(5)

پس یہ لفظ ٹرانس (Trans) درحقیقت کسی ایک صفت سے دوسری میں منتقل ہونے کا نام ہے۔ ٹرانس جینڈر فقط جنس کی تبدیلی کا نام ہے، اس میں اپنے جینڈر (صنف) کو بدلنے والا شمار ہوگا جو دو جینڈر والا ہو یعنی مردانہ و زنانہ مشترکہ صفات ہوں وہ اس میں شمار نہیں ہے۔ پس اپنی خواہش کے مطابق اپنی جنس کو تبدیل کرنا ٹرانس جینڈر کہلاتا ہے جو قطعاً جائز عمل نہیں جو

عقل و فطرت کے خلاف عمل ہے۔ اگر عقل سے اس عمل کے بارے میں سوال کیا جائے تو جواب یقیناً منفی میں ملے گا۔ آپ خود بتائیے کیا آپ اپنے ہاتھ کو کاٹ سکتے ہیں؟ یا آپ خود کو مار سکتے ہیں؟ قطعاً نہیں فطرتاً انسان درد سے اور ایسی چیزوں سے دوری اختیار کرتا ہے پس اگر اس کے پیچھے کی علت کو دیکھیں تو وجہ یہی پائیں گے چونکہ یہ بدن ہمارا اپنا نہیں، ہم اس کے مالک نہیں اسی بناپر ہمیں یہ حق حاصل نہیں کہ ہم اسے کسی قسم کا نقصان پہنچائیں یا اس میں کوئی ردوبدل کریں۔ خداوند عالم نے سورہ ناس میں فرمایا مَلِکِ النَّاسِ یعنی وہی انسانوں کا مالک ہے۔ اسی کو اس بدن کی ملکیت حاصل ہے وہی بتائے گا کہ آپ اس جسم کے ساتھ کیا کرسکتے ہیں کیا نہیں! چاہے یہ اعضاء آپ کے ہے اور ان کے کاٹنے اور تکلیف دینے سے درد بھی آپ ہی کو ہوگا اور اس کاٹنے سے آپ ہی کا خون بہے گا لیکن پھر بھی خدا نے فرمایا کہ تم نہیں کرسکتے، گناہ ہے۔ پس ملکیت پروردگار کے ساتھ کھیلا یا چھیڑا نہیں جاسکتا۔ جب ایک چھوٹی سی چیز اس بدن کے ساتھ نہیں کی جاسکتی تو پھر مکمل جنس کا تبدیل کردینا یعنی مرد اپنی خواہش کے مطابق عورت اور عورت اپنی خواہش کے مطابق مرد میں تو قطعاً تبدیل نہیں ہوسکتی یہ شرعاً، عقلاً و فطرتاً جائز نہیں؛ اگرچہ یہ ایکٹ خنثی کی آڑ میں پاس کیا گیا لیکن اس کے لئے جو انگریزی لفظ کا استعمال کیا گیا اس سے یہ بلکل واضح ہوتا ہے کہ مرد و خواتین اپنی خواہش نفس کے مطابق اپنی جنس کو تبدیل کرنے کا حق رکھتے ہے یہاں خنثی کا کوئی دخل نہیں! تعلیمات اسلام و شریعت ایسے اشخاص کہ جو بدنی طور پر مرد اور ذہنی و فطری طور پر عورت ہو اور اس کے برعکس جو بدنی طور پر عورت اور ذہنی طور مرد ہو ان کے لئے علاج کرنے سے منع نہیں فرمایا ایسے اشخاص اگر میڈیکلی اپنی اس کمی و عیب کو درست کرسکتے ہے تو ان کے لئے علاج و درمان کرنے سے شریعت نے منع نہیں فرمایا بلکہ علاج کرنا تو لازم قرار دیا گیا ہے اس کے برعکس مکمل جنس کی تبدیلی اسلامی تعلیمات کی رو سے تمام مکاتب فکر میں سختی سے ممنوع و حرام کا درجہ رکھتی ہیں ہم ایرانی آئین یعنی فقہ اثناء عشری کی روشنی میں ایک تحقیقی جائزہ پیش کریں گے۔

ٹرانس جینڈر اور خنثی کا فرق

ٹرانس جینڈر اصل میں دو الفاظوں کا مجموعہ ہے، ٹرانس (Trans) یعنی تبدیل کرنا/بدلنا۔ جینڈر (Gender) یعنی جنس۔

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی تخلیق کا سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع کیا جن میں بنی نوع انسان کی دو واضح اصناف (مرد اور عورت) کے علاوہ ایک اور صنف پائی جاتی ہے جو بظاہر تو مکمل انسان ہوتے ہیں مگر صنفی اعتبار سے نامکمل مرد ہوتا ہے اور نامکمل عورت جسے، ہیجڑا، کھسرا، خنثی، خواجہ سراء یا تیسری جنس اور (Intersex) کہا جاتا ہے۔ مگر جو پیدائشی طور پر مکمل مرد اور مکمل عورت ہونے سے محروم ہیں وہ بھی اشرف المخلوقات ہیں وہ بھی اس عزت کے حقدار ہیں جو دوسرے عام انسانوں کا حق ہے، اللہ پاک نے سب کو ان کے حساب سے شرعی حق اور شرعی احکام دیئے ہیں۔ خواجہ سرا یا مخنث ایک قابل رحم اور قابل توجہ جنس ہے۔ ظاہر ہے کہ ان کی تخلیق میں ان کا اپنا کوئی کردار یا اپنی کوئی خامی نہیں وہ بھی رب العالمین کی مخلوق ہیں اور اس لحاظ سے بدقسمت ہیں کہ ان کی پیدائش کے بعد سے ہی ان پر گھر والوں کی محبتوں اور توجہ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ بہن بھائیوں میں وہ اچھوت بن جاتے ہیں۔ باپ اور دیگر رشتے دار ان کی وجہ سے شرمندہ سے رہتے ہیں۔ ایسے بچے کسی حد تک ماں کا

پیار تو سمیٹتے ہیں، لیکن وہ تعلیمی اداروں میں جا سکتے ہیں نہ اپنی خاندانی تقریبات میں شامل ہوتے ہیں۔ گھروں میں ان کو علیحدہ رکھا جاتا ہے۔ بڑے ہوں تو ان پر صرف ناچ گانے یا بھیک مانگنے کا ہی راستہ کھلا رکھا جاتا ہے۔ عرف عام میں لفظ ٹرانز مجموعی طور پر ایسے افراد کو بیان کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے جن کی موجودہ جنسی شناخت اور/یا جنسی اظہار ان کی پیدائش کے وقت کی جنس سے مختلف ہو جبکہ ایسا نہیں ہے ٹرانس جینڈر ایک مغربی اصطلاح ہے اور یہ ایک پوری تہذیب کی نمائندگی کرتی ہے۔ اس تہذیب کا نام LGBT ہے اس کا کیا مطلب ہے لیسبین، گے، بائی سیکشول، ٹرانز سیکسول۔ لیسبین یعنی عورت سے عورت کا جسمانی تعلق، گے یعنی مرد سے مرد کی وابستگی، بائی سیکشول یا دونوں جنس سے مراد وہ لوگ جو دونوں مرد اور عورت کے ساتھ جنسی تعلقات رکھنا چاہتے ہیں، ٹرانس جینڈر کا مطلب وہ لوگ جو پہلے سے ایک مکمل جنسی شناخت رکھتے ہیں اسکے باوجود خواہش رکھنا کہ مستقل طور پر جنس کو تبدیل کریں۔

L=stand for lesbian
G=stand for gay
B=stand for bisexual
T=stand for transgender(6)

یہاں دو مختلف الفاظ کے معانی سمجھنا نہایت ضروری ہے. ان میں سے پہلا لفظ ٹرانس جینڈر (transgender) جبکہ دوسرا انٹر سیکس (intersex) ہے.

انٹر سیکس کی چار اقسام ہیں.

اگر ہم شرعیت کی نظر سے بیان کریں تو مخنث کی دو اقسام ہیں اول خنثی مشکل اور دوم خنثی غیر مشکل۔ ہم تحقیق نظریہ کے مطابق اس کی اقسام بیان کرتے ہیں۔

۱-وہ بچے جن کے جنسی اعضاء نہیں بڑھتے، جس کی وجہ سے وہ شادی کے قابل نہیں ہوتے . یہ نقص لڑکا اور لڑکی دونوں میں پایا جاسکتا ہے. اعضائی نقائص کے حامل بچوں میں سے ایسے بچوں کی تعداد صرف دو فیصد ہے.

۲-وہ بچے جن میں بیک وقت مرد و عورت دونوں کے پوشیدہ اعضاء ہوتے ہیں. ان کے لیے ٹیسٹ کا طریق کار اپنایا جاتا ہے. جس کے نتیجے میں یہ علم ہو جاتا ہے کہ دونوں میں سے کون سا عضو زرخیزی لیے ہوئے ہے اور کون سا عضو بے کار ہے. جو بھی عضو زرخیزی کے قابل نہ ہو اسے آپریشن کے ذریعے ختم کر دیا جاتا ہے. اس کے نتیجے میں خود بخود جنس بھی متعین ہو جاتی ہے. اس سب کے بعد ایسے بچے دیگر بچوں جیسے نارمل اور بے نقص ہو جاتے ہیں.

۳-وہ بچے جن کا بظاہر عضو واضح نہیں ہوتا مگر حقیقت میں داخلی طور پر ان میں uterus (بچہ دانی) اور ovary (بیضہ دانی) جیسے اعضاء موجود ہوتے ہیں. سرجری کے بعد وہ نارمل لڑکی بن جاتے ہیں. اعضائی نقائص کے حامل بچوں میں سے ایسے بچوں کی تعداد اٹھانوے فیصد ہوتی ہے.

۴-ایسے بچے جن کی پیدائش کے وقت چھوٹا سا سوراخ یا ہلکا سا ابھار ہوتا ہے. ایسے بچوں کے بارے میں ان کی ماؤں

سمیت دیگر اہلِ خانہ شدید کنفیوژن اور تذبذب کا شکار ہوتے ہیں. کچھ اپنی دانست میں انہیں بیٹا قرار دیتے ہیں اور کچھ بیٹی. بسااوقات ہوتا یہ ہے کہ والدین ایک بچے کو بیٹی سمجھ کر پرورش کر رہے ہوتے ہیں جبکہ وہ حقیقت میں بیٹا ہوتا ہے. بعض اوقات والدین ایک بچے کو بیٹا سمجھ کر پال رہے ہوتے ہیں مگر وہ حقیقت میں بیٹی ہوتی ہے. وقت کے ساتھ ساتھ بچے خود کو وہی صنف سمجھنے لگتے ہیں جو ان کے والدین اور اہلِ خانہ طے کرتے ہیں.

ٹیسٹ پراسس کے بعد ڈاکٹر یہ طے کرتا ہے کہ وہ لڑکا ہے یا لڑکی. جنس کے تعین کے بعد مختلف طرح کی ہارمون تھراپی اور انجیکشنز کے بعد جنسی عضو ڈیویلپڈ ہوتا ہے. اس کے بعد متعدد آپریشنز کیے جاتے ہیں. جن کے نتیجے میں وہ نارمل لڑکا یا لڑکی بن جاتے ہیں.

اگر انٹر سیکس علاج سے محروم رہ جائے تو معاشرے میں اسے جسمانی نقائص کی وجہ سے تضحیک، ٹھٹھول اور تمسخر کا سامنا کرنا پڑتا ہے. یہ وہ طبقہ ہے جو رحم، حسنِ سلوک اور اچھے رویے کا متقاضی ہوتا ہے. اس طبقے کے حقوق کے قانونی تحفظ کے لئے کوشش کی ضرورت ہے.

دوسرا لفظ Transgender ہے. ٹرانس جینڈر پیدائش کے وقت سو فیصد نارمل ہوتا ہے. لڑکا ہے تو مکمل لڑکا اور لڑکی ہے تو مکمل لڑکی. کچھ عمر گزرنے کے بعد انہیں ایک نفسیاتی بیماری لاحق ہوجاتی ہے جسے جینڈر ڈس فوریا (gender dysphoria) کہا جاتا ہے. اس بیماری کے زیرِ اثر وہ خود کو مختلف جنس سمجھنے لگتے ہیں. لڑکا ہے تو خود کو لڑکی جبکہ لڑکی ہے تو خود کو لڑکا سمجھنے لگتی ہے. ایسے لوگوں کا نفسیاتی طور پر علاج کیا جاتا ہے. جس کے بعد وہ نارمل زندگی کی طرف لوٹ آتے ہیں. حاصل گفتگو یہ ہے کہ ٹرانس جینڈر بنیادی طور پر عام انسانوں کی طرح نارمل اور جسمانی نقائص سے مبرا جبکہ انٹر سیکس جسمانی نقائص لے کر پیدا ہوتا ہے. لگے ہاتھوں یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے ہاں جسے ہیجڑا، خواجہ سرا یا مخنث کہا جاتا ہے وہ دراصل انٹر سیکس ہے نہ کہ ٹرانس جینڈر. ان تفصیلات کی روشنی میں بآسانی نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ اصل میں تحفظ کی ضرورت انٹر سیکس (ہیجڑا، مخنث، خواجہ سرا) کو ہے نہ کہ ٹرانس جینڈر کو کیونکہ انٹر سیکس کو ہی معاشرے میں برے رویے کا نشانہ بنایا جاتا ہے. ٹرانس جینڈر جسمانی طور پر نارمل ہونے کی وجہ سے تمسخر اور استہزا اڑائے جانے سے محفوظ رہتا ہے (7).

ٹرانس جینڈر ایکٹ ۲۰۱۸ کی حقیقت

قربِ قیامت کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ تھی کہ فتنے اس طرح ٹوٹ کر گریں گے جیسے ٹوٹی ہوئی تسبیح کے دانے۔ یعنی ایک کے بعد ایک فتنے سر اٹھاتے چلے جائیں گے اور ہم انہی میں الجھ کے رہ جائیں گے۔ آج کی طرح ہر فتنے کے لیے ایک دلیل ہوگی اور فتنوں کو تحفظ دینے کے لیے قانون سازی ہوگی تو وہ قانون سازی کبھی فیمینزم کو پروموٹ کرنے کے لیے ہے، تو کبھی تیسری جنس کے تحفظ کے لیے اور یہ گلوبل ویلج تو ہم جنس پرستوں کے تحفظ کے لیے خم ٹھوک کر میدان میں آگیا ہے ہم محض تماش بین ہیں۔ اقوام متحدہ کے ایجنڈے کے تحت ہماری شریعت سے سراسر متصادم قوانین بن جاتے ہیں۔ ہم کچھ احتجاج ریکارڈ کرا دیتے ہیں، لیکن ہوتا وہی ہے جو وقت کے فرعون چاہتے ہیں۔ خدا کی خدائی کو چیلنج کرنا اس وقت کے فرعونوں کا سب سے بڑا ایجنڈا ہے۔ قوموں کی تاریخ گواہ ہے کہ جب وہ قوانینِ فطرت سے بغاوت کرتی ہیں تو تباہ ہوجاتی ہیں۔ اللہ پاک نے

مرد اور عورت کے علاوہ ایک تیسری جنس بنائی، بالکل ایسے ہی جیسے کسی کو بینائی سے محروم رکھا کسی کو سماعت سے، کچھ بچے ذہنی معذور ہوتے ہیں، کیوں ہوتے ہیں؟ اللہ پابند نہیں ہے کہ ہمارے اس کیوں کا جواب دے۔ جب سے دنیا قائم ہے یہ تیسری جنس بھی ہے، لیکن ہزاروں میں کوئی ایک ہی ہوتا ہے۔ یہ جو ہر چوک چوراہے پر درجنوں خسرے موجود ہیں اللہ نے یہ جنس کبھی اتنی وافر نہیں بنائی۔ یہ ناخواندہ نوجوان جو اپنے آپ کو اس روپ میں پیش کر کے ہاتھ پھیلا کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اگر ملازمتیں ان کے لیے نہیں ہیں تو ملازمتیں تو پڑھے لکھے نوجوانوں کے لیے بھی نہیں ہیں۔ ان کے ذہن میں بھیک مانگ کر کھانا ہی کیوں آتا ہے؟ کوئی فلمی اداکارہ سر عام وہ فحش حرکات نہیں کر سکتی جو یہ کرتے پھرتے ہیں۔ کیا ان کی الگ کالونی ہونا چاہیے؟ کیوں؟ یہ جس خاندان کے فرد ہیں وہ ان کو تحفظ فراہم کرے۔ جس طرح جسمانی یا ذہنی معذور بچے خاندان میں پیار و محبت سے پلتے ہیں ان کو بھی خاندان کا تحفظ حاصل ہونا چاہیے۔ پہلے پہل خاندانوں میں ایسے لوگ ہوتے بھی تھے تو تشہیر نہیں کی جاتی تھی۔ بیٹی کی صورت میں گھریلو زندگی گزار کر یا بیٹا بن کر تلاش معاش کر کے مردانہ انداز میں پاکیزہ زندگی گزار کر رخصت ہو جاتے تھے۔ اس وقت یہ بحث بہت سادہ نہیں ہے۔ جس طرح خواتین پر تشدد کی آڑ میں مادر پدر آزادی کے ایجنڈے پر کام کر کے نکاح کو مسدود کرنے کی راہ ہموار کی جا رہی ہے، اسی طرح ٹرانس جینڈر کے حقوق کے تحفظ کا قانون منظور کر کے کس سمت پیش رفت کی جا رہی ہے؟ اس کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ جائزہ لیں کہ اس قانون میں ٹرانس جینڈر کی تشریح کیا کی گئی ہے اور یہ بل ہے کیا؟

پاکستان میں خنثی افراد کو ۲۰۱۲ میں سرکاری طور پر تیسری صنف کے طور پر تسلیم کیا گیا تھا۔ تاہم، یہ لوگ معاشرے میں بدستور عدم مساوات اور امتیازی سلوک کا شکار رہے اس برادری سے تعلق رکھنے والے افراد کی جنس کی تشخیص سے متعلق سرجری کے لیے بھی عدالتی حکم، خاندان کی منظوری، ماہر نفسیات کا سرٹیفکیٹ اور طبّی مشورہ درکار ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں پاکستان کی سپریم کورٹ نے حکم دیا تھا کہ حکومت شناختی کارڈ پر مخنث برادری کے لوگوں کا اندراج تیسری صنف کے طور پر کرے۔ حکومت کے اس اقدام کے تحت ان لوگوں کے لیے ہیلتھ کارڈ کا اجرا بھی وہی ادارہ، یعنی نادرا کرے گا جو شناختی کارڈ جاری کرتا ہے۔ پھر یوں ہوا کہ ۲۰۱۸ میں ۲۱ سالہ ماریہ ملک پاکستان کی پہلی ٹرانس جینڈر نیوز کاسٹر بن گئیں اس کے علاوہ ملک کے سرکاری اداروں میں بھی انہیں ملازمتیں فراہم کی جانے لگیں ں تو ایک سوچے سمجھے مقصد کے تحت ٹرانس جینڈر کے نام سے ایک قانون پاس کرایا گیا یعنی اس ایکٹ کا آغاز جولائی ۲۰۱۸ میں ہوا پیپلز پارٹی کے چار سینیٹروں، روبینہ خالد (پیپلز پارٹی خیبر پختونخواہ) عرفان (مسلم لیگ ق بلوچستان) کلثوم پروین مسلم لیگ ن بلوچستان) مسٹر کریم احمد خواجہ (پیپلز پارٹی، سندھ) نے یہ بل قومی اسمبلی میں پیش کیا جو "خواجہ سرا" کے حقوق کا سہارا لے کر پیش کیا گیا اس ایکٹ کے تحت ڈرائیونگ لائسنس بنانے اور ہراسانی سے تحفظ کی سہولت ملی اور ان سے بھیک منگوانے والے پر پچاس ہزار روپے جرمانہ کی سزا بھی متعین کی گئی۔ اس بل کی حمایت مسلم ن لیگ، تحریک انصاف اور تمام لبرل پارٹیوں نے اپنے تمام تر اختلافات بھلا کر کی اس طرح یہ بل قانونی حیثیت اختیار کر گیا اور اسلامی جمہوریہ پاکستان میں اسی بل سے فائدہ اٹھاتے ہوئے پچھلے چار سال میں تیس ہزار سے زائد لوگوں

نے اپنی جنس تبدیل کروائی ایک رپورٹ کے مطابق نادرا کو جنس تبدیلی کی قریباً ۲۹ہزار درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ ان میں سے ۱۶۵۳۰ مردوں نے اپنی جنس عورت میں تبدیل کروائی جب کہ ۱۵۱۵۴ عورتوں نے اپنی جنس مرد میں تبدیل کروائی۔ خواجہ سراؤں کی مجموعی طور پر فقط ۳۰ درخواستیں موصول ہوئیں جن میں سے بھی ۲۱ نے مرد کے طور پر اور ۹ نے عورت کے طور پر اندراج کی درخواست کی۔ اس بل کو ایک مرتبہ پھر جدت اور تمام سیاسی پارٹیوں کی حمایت کے ساتھ پی ٹی آئی کی حکومت میں وفاقی وزیر انسانی حقوق شیریں مزاری نے پیش کیا۔ جہاں تمام سیاسی پارٹیاں متحد تھیں وہیں جماعت اسلامی کے سینیٹر مشتاق احمد نے کہا کہ ٹرانس جینڈر امریکی اصطلاح ہے، اس کی اسلام میں گنجائش نہیں ٹرانس جینڈ رافراد کے حوالے سے قانون سازی قرآن و سنت کے منافی ہے اور اس سے ہم جنس پرستی کو فروغ ملے گا اور یہ درست بھی ہے کیونکہ اس ٹرانس جینڈر ایکٹ کے پیچھے LGBT کا ایجنڈہ ہے. اب تحقیق کا رخ اس جانب موڑنا پڑے گا کہ جب تمام سیاسی جماعتیں باوجود شدید مخالفت کے اس ایکٹ پر متفق ہیں تو ایک شخص کیوں خلاف ہے ؟

تحقیق سے یہ راز کھلا کہ بد قسمتی یہ ہے کہ اکثر یورپی ممالک میں بھی یہ قانون نافذ نہیں ہوا۔ ہمارے پڑوسی ملک بھارت نے بھی جنسی شناخت کا فیصلہ ایک میڈیکل بورڈ کے سپرد کیا ہے، وہ بورڈ فیصلہ کرے گا کہ آیا یہ شخص سچ میں خواجہ سرا ہے یا نہیں۔ لیکن ہمارے ملک میں اس نئے ایکٹ کے مطابق یہ فیصلہ اسی شخص کے ہاتھ میں ہے جو اپنا جنس تبدیل کرنا چاہتا ہے۔ یہ بل نہ صرف اسلامی تعلیمات کے یکسر خلاف ہے بلکہ بنیادی اخلاقیات کے بھی یکسر منافی ہے۔ اس بل سے مرد اس قابل ہو گیا ہے کہ وہ اپنی جنسی شناخت تبدیل کر کے عورت بن سکتا ہے اور عورتوں کے مخصوص مقامات یعنی بیت الخلاء، بیوٹی پارلر وغیرہ میں جا سکتا ہے اور چونکہ قانون کی رو سے وہ ایک عورت ہے، اس لیے وہ دوسرے مرد سے شادی بھی کر سکتا ہے۔ اس طرح عورت بھی اپنی جنس تبدیل کر سکتی ہے اور یہ عمل اتنا آسان ہے کہ کوئی بھی شخص نادرا جا کر صرف یہ کہے کہ وہ عورت کی طرح محسوس کرتا ہے اور نادرا اسے عورت رجسٹر کر دے گا بنا کسی تحقیق و تصدیق کے۔ بد قسمتی سے سینیٹر مشتاق احمد خان کی" طبّی معائنے کی" اس مبنی بر انصاف اور بہترین تجویز اور ترمیم کے لئے وہ اکیلے ہی یہ جنگ لڑ رہے ہیں۔ جبکہ ہم سب کی ذمداری ہے اس کے خلاف جنگ لڑیں یا کم از کم ہم اتنا تو کر سکتے ہیں کہ اپنے اہل و عیال اور عزیز و اقارب کو اس فتنے سے آگاہ کریں کیونکہ اکثریت اس بل سے ناواقف ہے۔ ٹرانس جینڈر کے نام پر ہم جنس پرستی کو فروغ دیا جا رہا ہے اور اس مقصد کی کامیابی کے لیے "خواجہ سرا" کے حقوق کا پرچار کر کے اس ایکٹ کو قانونی حیثیت دی گئی جس کی ہمارا اسلام ممانعت کرتا ہے۔ یہ ایکٹ اسلامی اصولوں کے بلکل منافی ہے۔ اس ایکٹ کی آڑ میں گناہوں کا ایک ایسا سلسلہ شروع ہو گا جس کا سد باب مشکل ہو جائے گا۔ ٹرانس جینڈر یہ ایک کمیونٹی ہے، ایک منفی کلچر ہے، ایک بد تہذیبی ہے اور ایک مکمل جنسی آوارگی اور بے راہ روی ہے اس کلچر کو خواجہ سراؤں سے کوئی ہمدردی نہیں وہ انہیں بھی ایک سیکس گروپ کے طور پر لیتے ہیں۔ چنانچہ ۲۰۱۸ کے ایکٹ میں جنس کے تعین یا جنس کی تبدیلی کا اختیار خود فرد کو دے دیا گیا ہے اس میں خواجہ سرا کی قید بھی نہیں کیونکہ اس بل کے تحت ۱۸سال سے زائد مرد یہ کہے کہ وہ عورت کی طرح محسوس کرتا ہے تو قانون کے حساب سے نادرا بنا میڈیکل رپورٹ کے اسے عورت قرار دے گی اور اس سے عورتوں کا پردہ بھی اثر انداز ہو گا جو ان کے اوپر شرعی فرض ہے کیونکہ وہ جو اصل میں مرد ہے مگر نادرا کے اعتبار سے

عورت ہے وہ عورتوں کے بیت الخلاء اور دیگر جگھوں پر جا سکے گا اور عورتوں کے بیچ رہ سکے گا، اسی طرح اگر کوئی عورت یہ کہے کہ وہ مرد کی طرح محسوس کرتی ہے تو قانون کے حساب سے وہ مرد بن جائے گی اور سارے مرد والے حقوق ان پر لاگو ہونگے یعنی جو پیدائشی طور پر عورت ہے مگر نادرا میں مرد رجسٹرڈ ہے وہ وراثت میں اپنا حصہ دگنا کرواسکتی ہے اس سے جو معاشرے میں بگاڑ پیدا ہوگا وہ ناقابل فراموش ہوگا ایک تو اللہ کی نافرمانی ہوگی اور اسے طرح معاشرے میں ہم جنس پرستی، زنا بدفعلی پیدا ہوگی وراثت کے جھگڑے شدت اختیار کریں گے۔ عورت عورت سے شادی اور مرد مرد سے شادی کرپائے گا جو دین اسلام کے خلاف ہے اور کبیرہ گناہ ہے اس طرح پورا خاندان اثرانداز ہوجائے گا کیونکہ اللہ پاک نے مرد اور عورت سے نسل کا نظام بنایا ہے اور اس ایکٹ کے مطابق جو مکمل مرد ہے مگر کسی وجہ سے مردانہ صلاحیت سے محروم ہے وہ بھی ٹرانس جینڈر ہے۔اس ایکٹ کی وجہ سے ہم جنس پرستی اور ایک ہی جنس کے افراد کی باہمی شادی کا قانونی راستہ کھول دیا گیاہے۔اب قانون کوئی گرفت نہیں کر سکتا۔ کوئی مرد عورت کا قومی شناختی کارڈ بنواکر عورتوں کی سیٹ پر ملازمت حاصل کر سکتا ہے۔خواتین کے تعلیمی اداروں میں ٹیچر لگ سکتا ہے۔خواتین کی محفلوں، مجلسوں میں جا سکتاہے۔کوئی عورت مرد بن کر وراثت میں اپنا حصہ بھائیوں یا بیٹوں کے برابر لے سکتی ہے۔اس ایکٹ سے اصلی خواجہ سراؤں کو تو فائدہ ہوگا یا نہیں مگر جعلی مرد اور عورت اس سے بھرپور فائدہ اٹھارہے ہیں۔اللہ پاک نے عورت اور مرد کے لئے نکاح کا حکم دیا ہے اور اسی طرح معاشرے میں زنا، بدکاری اور ہم جنس پرستی جیسی برائیاں ختم ہوتی ہیں اور اسی سے اللہ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔۔ مسلم لیگ ن ہو یا پی پی یا پی ٹی آئی یا دوسری جماعتیں وہ طبّی معائنے کی حمایت کے بجائے بے شمار خطرات و خدشات کے حامل موجودہ ایکٹ کو مضمرات سمیت نافذ کرنے کی حامی ہیں جبکہ سینیٹر مشتاق احمد خان طبّی معائنے کی اس مبنی برانصاف اور بہترین تجویز اور ترمیم کے خلاف اکیلے ہی یہ جنگ لڑ رہے ہیں اس ایکٹ کی ترمیم اس تبدیلی کو میڈیکل ٹیسٹ کے ساتھ مشروط کرتی ہے مرد سرجن، لیڈی سرجن اور ماہر نفسیات پر مشتمل بورڈ یہ فیصلہ کرے کہ درخواست گزار مخنث ہے یا نہیں اور اس کا اندراج کس طرف ہونا چاہئے۔خیال رہے کہ برطانیہ میں بھی ۲۰۰۴ میں جنسی تعین کے ایکٹ میں طبّی معائنے اور طبّی سرٹیفکیٹ کو لازمی قرار دیا گیا جب کہ پاکستان جینڈر ایکٹ ۲۰۱۸ میں کسی بھی میڈیکل بورڈ کی رائے کے بغیر اپنی صوابدید پر مرد سے عورت یا عورت سے مرد بننے اور تبدیلئ جنس کا آپریشن کروانے کی کھلی چھٹی دی گئی ہے۔ جس کے نقصانات واضح ہیں اہل اسلام ہونے کے ناتے یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس گناہ کبیرہ کو شریعت کی روشنی میں لوگوں کے سامنے واضح کریں اور اس فتنے سے آگاہ کریں کیونکہ یہ ملک اسلامی ریاست ہے اور اس میں قانون بھی وہی ہونے چاہئیں جو اللہ کی رضا کے لیے ہوں ان کے حکم کے خلاف نہ ہوں۔

ٹرانس جینڈر اور اسلام کی ناپسندیدگی

تمام بڑے اسلامی فقھوں کے مطابق ہم جنس پرستی ممنوع ہے۔اسلام ایسے تمام رجحانات کو غیر فطری سمجھتا ہے اور اسے جنس کے فطری تقاضوں اور مقاصد کی خلاف ورزی گردانتا ہے انسانی تاریخ میں ہم جنسی کی ابتداء کی خبر ہمیں رب العالمین کے کلام بلاغت سے ملتی ہے قرآن کریم ہم جنس پرستی کے بارے میں کیا حکم دیتا ہے قرآن کریم کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ

ہم جنس پرستی کا آغاز حضرت لوط علیہ السلام کی قوم نے کیا۔ان سے پہلے دنیا کی قوموں میں اس عمل کا عمومی معاشرتی سطح پر کوئی رواج نہ تھا۔یہی بدبخت قوم ہے جس نے اس ناپاک عمل کو ایجاد کیا اور سب سے بڑی بے حیائی یہ تھی کہ وہ اپنی اس بدکرداری کو عیب نہیں سمجھتے تھے بلکہ علی الاعلان فخر کے ساتھ اس کو سر انجام دیتے تھے۔جس کا ذکر قرآن کریم کی سورۃ الاعراف میں ارشاد ہے:

"وَلُوطًا إِذ قَالَ لِقَومِهِۦٓ أَتَأتُونَ ٱلفَٰحِشَةَ مَا سَبَقَكُم بِهَا مِن أَحَدٍ مِّنَ ٱلعَٰلَمِينَ"

"اور لوط (کا ذکر کرو) جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا: کیا تم ایسی بے حیائی کے مرتکب ہوتے ہو کہ تم سے پہلے دنیا میں کسی نے اس کا ارتکاب نہیں کیا۔"

"إِنَّكُم لَتَأتُونَ ٱلرِّجَالَ شَهوَةً مِّن دُونِ ٱلنِّسَآءِبَلأَنتُم قَومٌمُّسرِفُونَ"

"تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے اپنی خواہش پوری کرتے ہو، بلکہ تم تو تجاوز کار ہو" (8)

قرآن وحدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ قوم بدفعلی اور بدکاری کرتی تھی قرآن حکیم میں عمل قوم لوط کے دردناک اور رسواکن عذاب کا تذکرہ کئی مقامات پر بار بار آیا ہے جس میں رہتی دنیا تک کے لئے عبرت ہے. اللہ پاک کا غیض وغصہ اتنا تھا کہ پہلے پکی مٹی کے پتھر لگاتار بارش کی طرح برسائے اور پھر پوری کی پوری بستیوں کو اٹھا کر الٹ دیا گیا،زمین میں دھنسا دیا اور اللہ نے ان کے گھروں کو جڑ سے اکھاڑ کر آسمان کی طرف اتنا اونچا اٹھایا کہ فرشتوں کو ان کے کتوں کے بھونکنے اور گدھوں کے ہینگنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں پھر وہاں سے انہیں پٹخ کر زمین پر دے مارا وہ قوم غرق کر دی گئی. اور پھر فرمایا مجرموں کا یہی انجام ہے۔

فَأَنجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ O وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِم مَّطَرًافَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ

تو ہم نے لوط کو، اور اُس کے گھر والوں کو (اُس عذاب سے) بچا لیا، سِوائے لوط کی بیوی کے وہ پیچھے (اُن ہی ہم جِنس پرستوں میں ہی)

رہ جانے والوں میں سے تھی۔اور ہم نے اُن (ہم جِنسوں) پر (مٹی کے کنکروں کی)

بارش کر دِی، پس دیکھو کہ جُرم کرنے والوں کا کیا انجام ہوتا ہے۔(9)

اللہ پاک اپنی نا صرف ناپسندیدگی کا اظہار فرما رہا ہے بلکے سخت سزاء بھی مقرر کر رہا ہے ان آیات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ہم جنس پرستی کتنی بڑی لعنت ہے اسلام دین فطرت ہے۔اس نے جن چیزوں سے رکنے کا حکم دیا ہے یقینا وہ کسی نہ کسی مصلحت پر مبنی ہے، جن میں سے کچھ کا احساس ہمیں ہو پاتا ہے اور کچھ کا نہیں۔ہم جنسی بھی فحش عمل اور بدکاری ہے جس سے اسلام نے منع کیا ہے اور جس کے برے نتائج آرہے ہیں اور آتے رہیں گے۔اس سے بچنا خدا کا حکم ہے اور خدا کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرنا فرض ہے۔قرآن کے بعد مزید رہنمائی ہمیں نبی ﷺ کے ذریعے سے ملتی ہے کہ اس جرم کا ارتکاب کرنے والوں کو سخت ترین سزاؤں کا حکم دیا جائے اس عمل کے بارے نبی کریم ﷺ کی ناپسندیدگی اس قدر تھی کہ آپؐ نے فرمایا

" تم جسے قوم لوط والا عمل کرتے ہوئے پاؤ تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو" (10)
یعنی فاعل اور مفعول کو قتل کرنے کا حکم ہے۔ نبی کریم ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ
"ہم جنس پرستی ایک بدترین گناہ ہے اور یہ ایسا گناہ ہے کہ جس سے معاشرے کو پاک رکھنا اسلامی حکومت کا فرض ہے۔" (11)

رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایسا کوئی مقدمہ سامنے نہیں آیا تھا اس لئے قطعی طور پر یہ متعین نہ ہو سکا کہ سزا کیسے دی جائے۔اس عمل کی کراہت صحابہ کے نزدیک بھی بہت ہے اور انہوں نے آیات وحدیث کی روشنی میں اس عمل کی سزا بھی مقرر فرمائی کہ ان بدکاروں کو اونچائی والی جگہ یا پہاڑ سے گرا کر پتھر سے مارنا ہے اور کسی صحابی کے نزدیک ایسے فعل کرنے والوں کو زندہ جلا کر مار دینے کا حکم ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ اسی کے قائل ہیں اور دونوں ہستیوں کی رائے میں فاعل و مفعول کو تلوار سے قتل کر دیا جائے اور پھر لاشوں کو جلا دیا جائے۔بعض کے نزدیک ایسا کرنے والوں کو رجم کیا جائے حتیٰ کہ وہ مر جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے میں دونوں کو کسی بوسیدہ عمارت کے نیچے کھڑا کر کے عمارت اوپر گرادی جائے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی اسی رائے کو مانا ہے ۔ کچھ دوسرے صحابہ کرام کی رائے میں ایسے دو لوگوں کو کسی اونچی جگہ یا پہاڑ سے گرا کر اوپر سے بھاری پتھر گرایا جائے۔بعد کے فقہا نے بھی اس مسئلے پر بہت سخت موقف اختیار کیا ہے۔اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن اور حدیث کی رو سے یہ کتنا گھناؤنا اور قبیح جرم ہے جسکی شدت کا احساس تک ہمارے حکومتی کارندوں کو نہیں ہے۔

ٹرانس جینڈر ایکٹ ۲۰۱۸ فقہ اثناء عشری،ایرانی آئین کی روشنی میں تحقیقی جائزہ

۱۸ دسمبر ۲۰۰۸ کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں " جنسی واقفیت اور شناخت پر اقوام متحدہ کا اعلامیہ " پیش کیا گیا۔ اس اعلان کا بنیادی مقصد لوگوں کی شناخت اور جنسی رجحان کی بنیاد پر کسی بھی امتیازی سلوک، تشدد، تشدد، بے حرمتی، تعصب اور منفی تعصب کی نفی کرنا تھا۔ اقوام متحدہ کے ۶۷ ارکان نے اس اعلامیہ کی شقوں کی منظوری دی لیکن اسلامی کانفرنس تنظیم کے ارکان بشمول ایران پہلے ممالک میں شامل تھے جنہوں نے اس اعلامیے کی شقوں کی مخالفت کی اور اب ایک مرتبہ پھر ٹرانس جینڈر ایکٹ ۲۰۱۸ کی مخالفت کرتا ہے آخر اس کا سبب کیا ہے ؟اسپر ایک تحقیقی جائزہ پیش خدمت ہے۔

جنس کی تبدیلی ابھرتے ہوئے مسائل میں سے ایک ہے جو تجرباتی اور طبّی علم میں ہونے والی ترقی کی وجہ سے ممکن ہوا ہے۔ جنس کی تبدیلی کے عمل میں دنیا کے چاروں کونوں میں لوگوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کی وجہ سے یہ مسئلہ رفتہ رفتہ سب سے اہم اور چیلنجنگ مسائل میں سے ایک بن گیا ہے اور یہ مسئلہ ذہنوں میں بار بار آنے لگا ہے کہ کیا یہ عمل جنس کی تبدیلی فقہا کے نزدیک جائز ہے ؟ صنفی تبدیلی اس کے عمومی معنی میں خنثی اور ٹرانس جینڈر لوگ شامل ہیں۔ خنثی لوگوں کی جنس کی تبدیلی کے بارے میں فقہ اثناء عشری اور مکتب اہل سنت کے فقہاء کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے اور تقریباً اکثر فقہاء نے ایسے لوگوں کی جنس کی تبدیلی کی اجازت کو قبول کیا ہے (علاج کی بنیاد پر)۔ البتہ فقہ اثناء عشری اور مکتب اہل سنت کے فقہاء کے

درمیان غیر جنس پرست لوگوں کی جنس کی تبدیلی کے بارے میں اختلاف ہے۔ اس بارے میں مجموعی طور پر تین آراء سامنے آئی ہیں۔ مطلق ممانعت، مطلق جواز اور مشروط جواز۔ مکتب اہل سنت کے فقہاء کی اکثریت کے ساتھ ساتھ بعض فقہ اثناء عشری فقہا بھی جنس کی تبدیلی کی قطعی ممانعت کے قائل ہیں۔ انھوں نے اپنی رائے کو ثابت کرنے کے لیے کئی اسباب بیان کیے ہیں، جن میں سب سے اہم آیات و روایات ہیں۔دوسری طرف، اکثر فقہ اثناء عشری کے فقہاء صنفی تبدیلی کے مطلق جواز پر یقین رکھتے ہیں۔ صنفی تبدیلی کے مخالفین کے بعض دلائل کو رد کرتے ہوئے انہوں نے اپنی رائے کو ثابت کرنے کے لیے کئی وجوہات بیان کی ہیں جن میں سے ایک اہم فحاشی کا اصول ہے۔ واضح رہے کہ بیشتر قانونی نظاموں نے مشروط جواز بھی دیا ہے۔ جنس کی تبدیلی کسی شخص کی ذاتی اور سماجی زندگی پر فقہی اور قانونی اثرات چھوڑتی ہے، جس میں شادی، وراثت، جہیز وغیرہ شامل ہیں۔ چونکہ مکتب اہل سنت کے فقہاء جنس کی تبدیلی کو حرام سمجھتے ہیں، اس لیے ان پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ لیکن فقہ اثناء عشری کے فقہا موجودہ جنس پر غور کرتے ہیں اور نئی جنس کی بنیاد پر اس کا علاج کرتے ہیں۔ جنس تبدیلی ایک اہم مسئلہ ہے جو نہ صرف طبّی نقطہ نظر سے بلکہ قانونی نقطہ نظر سے بھی اہم ہے۔ اگرچہ ماضی میں یہ مسائل کم و بیش موجود تھے لیکن اب ٹیکنالوجی اور میڈیکل سائنس کی ترقی سے ہمارے سامنے نئی جہتیں کھل گئی ہیں۔ دوسری طرف، زیادہ تر قانونی نظاموں میں اور عصری فقہاء کی رائے کے مطابق، اگر طبّی لحاظ سے ضروری ہو تو جنسی تبدیلی کی اجازت ہے۔ لہٰذا، اگر کوئی شخص جنس تبدیل کرنے کی کوشش کرتا ہے، تو یہ تحقیق کرنا ضروری ہے کہ اس مسئلے کے قانونی و فقہی اثرات کیا ہیں؟ دوسری چیزوں کے علاوہ، جنس کی تبدیلی کے بعد جوڑے کا ایک دوسرے سے رشتہ کیسے ہوگا؟ کیا شادی وہی رہے گی یا ازدواجی رشتہ از خود ختم ہو جائے گا؟ جہیز کا مسئلہ کیسے حل ہوتا ہے، کیا عورت جہیز کی حقدار ہے؟ اولاد کی تعداد، وراثت، ولایت اور سرپرستی وغیرہ کا معاملہ کیا ہو گا؟ جبکہ ان تمام نکات کو ۲۰۱۸ کے ٹرانس جینڈر بل میں یکسر فراموش کر دیا گیا ہے جبکہ ایرانی آئین ان تمام نکات پر قانون سازی کرتا ہے۔

ایرانی آئین کے مطابق

ماضی میں صنفی تبدیلی کا کوئی وجود نہیں تھا، اور ٹیکنالوجی کی ترقی اور طبّی علم کی ترقی کے ساتھ، یہ آج ایران سمیت بہت سے ممالک ممکن ہے۔ "صنف کی تبدیلی" کا عنوان اور معاصر فقہاء نے استفتاء کے نام سے مشہور مقالوں اور کالموں کے علاوہ، طبّی فقہ میں لکھے گئے مقالات اور بعض اوقات مضامین نے بھی اس پر تبصرہ کیا ہے مسلم فقہاء نے اس مسئلہ کے احکام کا مطالعہ کیا ہے اور اس پر اپنا نظریہ بنایا ہے۔اسلامی جمہوری ایران میں فقہ اثناء عشری رائج ہے اور یہاں کا آئین و قانون اسی فقہ کے عین مطابق ہے آئین ایران سے مراد علماء، فقہاو مجتہدین کے فتوے۔

"محمد مہدی کریمینیہ (محقق اور کتاب صنفی تبدیلی کے مصنف) کے مطابق، سید روح اللہ خمینی ایران کے پہلے فقیہ تھے جنہوں نے اپنے فقہی مباحث میں ۱۳۴۳ھ میں صنفی تبدیلی کے شرعی حکم پر تبصرہ کیا۔جو تحریر الوسیلہ کتاب میں شامل ہے۔" (12)

"جنس کی تبدیلی کے لیے پہلی سرجری ایران میں ۱۳۰۹ میں کی گئی تھی، جس کے دوران ایک ۱۸ سالہ لڑکے کی سرجری

ہوئی اور وہ لڑکی بن گیا۔ سید روح اللہ خمینی کا فتویٰ مریم خاتون پور ملک آرا کو جنس تبدیل کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ ایران میں پہلے فقیہ تھے جنہوں نے خواجہ سراؤں کی جنس تبدیل کرنے کی اجازت کے لیے فتویٰ جاری کیا۔ ۱۳۶۴ میں روح اللہ خمینی نے ان سے جنس کی دوبارہ تفویض کی اجازت پر فتویٰ حاصل کیا۔ خمینی خواجہ سراؤں کی دوبارہ تفویض کی اجازت کے بارے میں فتویٰ کا اعلان اسی سال ان کے دفتر نے کیا تھا، اور اس کے بعد ایران میں صنفی تفویض کے قانونی اجازت نامے بنائے گئے تھے۔"(13)

ایک نیوز رپورٹ کے مطابق: "ہر سال ۲۷۰ سے زائد ایرانی فرانزک تنظیم سے اجازت لے کر اپنی جنس تبدیل کرتے ہیں۔ ۲۰۰۵ سے ۲۰۰۹ تک کے سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ایران میں ۱۳۶۶ سے زائد افراد نے جنس تبدیل کرنے کی اجازت حاصل کی ہے، جن میں سے ۵۶٪ عورت بننا چاہتے ہیں اور ۴۴٪ اپنی جنس تبدیل کر کے مرد بننے کا ارادہ رکھتے ہیں۔"(14)

تو پھر ایران کیسے مخالفت کرتا ہے ہم جنس پرستی کی؟ دراصل اسکا سبب ایران میں ہم جنس پرستی کے لیے سخت قوانین کا وجود اور اسے مجرمانہ قرار دینا ان عوامل میں سے ایک ہے جو جنس کی تبدیلی کے رجحان کو بڑھاتے ہیں جو خاص طور پر ٹرانس جینڈر لوگوں میں ہوتا ہے اور ۲۰۱۸ کے ٹرانس جینڈر بل میں نا کوئی قانون ہے نا شرعیت اور نا ہی طبّی معائنہ جس کی بنیاد پر فیصلہ ہو۔

حکم فقہی ایرانی آئین

تبدل جنس کا مسئلہ طبّی فقہ میں ابھرتے ہوئے مسائل میں سے ایک ہے، جس کی اسلامی معاشرے میں شراح وسیع ہونے کی وجہ جنس کی تبدیلی صحت مند، خنثی اور ٹرانس جینڈر لوگوں پر کی جاتی ہے (وہ لوگ جن کی جنس دراصل عورت یا مرد ہے، لیکن نفسیاتی اور رویے کے اعتبار سے خود کو مخالف جنس سے مانتے ہیں)، اس کی تین قسمیں ہیں اور فقہاء نے قواعد بیان کیے ہیں۔ ہر زمرے کے لیے۔

بعض شیعہ فقہاء کے فتویٰ کے مطابق جنس کو خود سے تبدیل کرنا جائز ہے، اگر اس سے کوئی نقصان نہ ہو اور اس کے ساتھ چھونا اور دیکھنا جیسے حرام کام نہ ہوں۔

بعض دوسرے فقہاء نے صحت مند لوگوں میں جنس کی تبدیلی کو حرام قرار دیا اور اسے صرف خنثی لوگوں میں کرنا۔ خاص طور پر، خنثی مشکل (ایک خنثی جس میں مرد اور عورت دونوں کے جنسی اعضاء ہوں اور اسے عورت یا مرد کی جنس سے جوڑا نہیں جا سکتا) کو جائز سمجھا گیا ہے۔ سید صدیق شیرازی نے صنفی تبدیلی کو قطعی حرام قرار دیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ بعض فقہاء خواجہ سراؤں کی جنس تبدیل کرنے کی اجازت کے خلاف ہیں۔ بلاشبہ، سید روح اللہ خمینی، حسین علی منتظری اور سید علی خامنہ ای جیسے فقہاء نے اس قسم کی جنس کی تبدیلی کو جائز سمجھا ہے اگر یہ علاج کے مقصد سے ہو اگر ان فتویٰ کو غور سے پڑھیں تو سب میں اجازت مشروط ہے جبکہ ۲۰۱۸ کے ٹرانس جینڈر بل میں جب، جس وقت کسی مرد کا دل چاہے نادرا جا کر عورت بن سکتا ہے اور ایسا عمل عورت بھی کر سکتی ہے صرف دلی خواہش کی بنیاد پر بنا کسی طبّی و قانونی تصدیق کے۔

اجازت دینے والے فقہاء اور ان کے دلائل

اجازت دینے والا فقہاء میں سب سے پہلے سید روح اللہ خمینی ہیں جن کی کتاب " تحریر الوسیلہ " میں اس کی مکمل تفصیل موجود ہے اسی طرح دیگر فقہاء حسین علی منتظری کی کتاب "احکام پزشکی"، محمد ابراہیم جنتی کی کتاب، محمد فاضل لنکرانی کی کتاب احکام بیماران وپزشکان، محمد آصف محسنی کی کتاب "الفقہ ق المسائل الطبیہ"، سید علی سیستانی کی کتاب " منہاج الصالحین"، ناصر مکارم شیرازی کی کتاب "استفتائات جدید"، محمد اسحاق فیاض کی کتاب" المسائل الطبیۃ"اور سید محسن خرازی کی کتاب " تغییر الجنسیہ"، جیسے فقہاء کے فتوں (فتووں کی مذید تفصیلات ان تمام فقہاء کے استفتاء سے حاصل کی جاسکتی ہے) کے مطابق جنس کی تبدیلی بذات خود جائز ہے بشرطیکہ اس سے کوئی نقصان نہ ہو اور اس کے ساتھ کوئی حرام فعل نہ ہو جیسے حرام کو چھونا اور دیکھنا۔ اکثر فقہاء نے صرف خنثی کے سرجری کروانے کو اس لئے جائز سمجھا ہے کہ اس کی جنس کا صحیح تعین ہوسکے۔ محمد فاضل لنکرانی، اگر خنثی کو اپنے مذہبی فرائض جیسے نکاح، نماز، وراثت وغیرہ کی ادائیگی میں کوئی مسئلہ درپیش ہو اور اس مسئلہ سے نکلنے کا واحد راستہ جنس کی تبدیلی ہے تو اسے کرنا واجب ہے ان فقہاء کے نزدیک اگر اس قسم کی جنس کی تبدیلی جو کہ علاج ہے جائز ہے ۲۰۱۸ کے ٹرانس جینڈر بل کو اگر ملاحظہ فرمائیں تو ان دلائل کا وہاں دور دور گزر نہیں ملے گا۔ جو فقہاء جنس کی تبدیلی کی اجازت کے حامی ہیں وہ درج ذیل دلائل پر اصرار کرتے ہیں :

○اصول فحاشی۔ تقدس :اس قاعدے کے مطابق حلال اور حرام کے درمیان مبہم چیز کو حلال سمجھا جاتا ہے۔

○ .بریت کا اصول: جنس کی تبدیلی کی حرمت یا حل کے بارے میں شکوک و شبہات اور اس کی حرمت کی شرعی وجہ نہ ہونے کی صورت میں اصول بدعت کے مطابق یہ فیصلہ دیا جاتا ہے کہ اس کی حرمت نہیں ہے۔

○ محکومیت کا قاعدہ۔ یہ جائز ہے اس قاعدے کے مطابق ہر انسان کو اپنے مال اور جسم کے اعضاء پر اختیار حاصل ہے اور وہ ان پر قبضہ کر سکتا ہے جنس بدلنے کا عمل جسم کی ملکیت کی ایک قسم ہے اور یہ جائز ہے۔(15)

اجازت نا دینے والے فقہاء

سید ابوالقاسم خوئی کی کتاب "استفتائات"، سید محمد رضا گولپایگانی کی کتاب ارشاد السائل، مرزا جواد تبریزی کی کتاب فقہ الاعزار الشرعیۃ والمسائل الطبیۃ، محمد تقی بہجت کی کتاب، لطف اللہ صافی گولپایگانی کی کتاب " استفتائات پزشکی"، سید محمد علی علوی گورگانی کی کتاب " استفتائات "اور سید علی خامنہ ای کی کتاب "اجوبۃ الاستفتائات " میں ان اثناء عشری فقہاء کے نقطہ نظر سے جنس کی تبدیلی جائز نہیں ہے اور ان فقہاء کی جانب سے جنس کی تبدیلی کی اجازت نہیں ہے جب تک کہ معتبر سائنسی اور روایتی طریقوں سے یہ ثابت نہ ہو جائے کہ ظاہری اعضاء حقیقی جنس کے خلاف ہیں (جنسیت سوم) اس صورت میں ظاہری اعضاء کو حقیقی جنس کے مطابق تبدیل کرنا اور ان کی موافقت کرنا جائز ہے اگر یہ بھی ہو کہ حقیقی جنس سائنسی ٹیسٹوں سے بھی ثابت نہیں ہوتی اور درخواست گزار انتہائی ذہنی پریشانی کا شکار ہو مذکورہ فعل (جنس کی تبدیلی) کی تب بھی اجازت کا امکان نہیں۔ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جنس کی تبدیلی جائز نہیں ہے انہوں نے درج ذیل آیت کو دلائل کا حوالہ بنایا ہے :

"وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَءَامُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ ءَاذَانَ ٱلْأَنْعَٰمِ وَلَءَامُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ ٱللَّهِ وَمَن يَتَّخِذِ ٱلشَّيْطَٰنَ وَلِيًّا مِّن دُونِ ٱللَّهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِينًا"

"اور انہیں راہ سے بہکاتا رہوں گا اور باطل امیدیں دلاتا رہوں گا، اور انہیں سکھاؤں گا کہ جانوروں کی کان چیر دیں، اور ان سے

کہوں گا کہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورت کو بگاڑ دیں، سنو! جو شخص اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا رفیق بنائے گا وہ صریح نقصان میں ڈوبے گا۔" (16)

اس آیت میں، خدا لوگوں کو اپنے آپ کو تباہ کرنے سے منع کرتا ہے، اور جنس کی تبدیلی اپنی طاقت کو ضائع کرنے اور اپنے آپ کو تباہ کرنے کی مثالوں میں سے ایک بیان کرتا ہے ہے اس آیت میں خدا کی تخلیق میں تبدیلی کو شیطان کے فتنوں میں سے ایک اور قابل مذمت سمجھا گیا ہے اور جنس کی تبدیلی کو خدا کی تخلیق میں تبدیلی کی مثال سمجھا گیا ہے۔ روایات کے مطابق مرد کو عورت اور عورت کا مرد سے مشابہت کرنا حرام ہے اور ۲۰۱۸ کے ٹرانس جینڈر بل میں کھلے عام ان آیات پر عملی جامہ پہنانے کے لئے اس قانون کو پاس کروا کر شیطان کے وفادار نمائندے کا کردار ادا کیا ہے۔

تبدل جنس کے بعد ایرانی آئین کے مطابق احکام

بعض فقہاء کے فتویٰ کے مطابق خواجہ سراؤں کی جنس میں تبدیلی جائز نہیں ہے، جبکہ اس قسم کی جنس کی تبدیلی جائز ہے جو ڈاکٹر کے ذریعہ تجویز کی گئی ہو اور علاج کے مقصد سے ہو، تا کہ جنس کی شناخت کی خرابی کا علاج ہو سکے۔ ۲۰۱۸ کے ٹرانس جینڈر بل میں کسی قسم علاج کا ذکر نہیں فقط دلی خواہش اور محسوسات کی بنیاد پر تبدل جنس کی قانونی اجازت ہے جبکہ ایرانی آئین میں جنس کی تبدیلی کے آپریشن سے قبل اور اسکے بعد کچھ احکام ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

شادی کی بقا یا عدم بقا؟

اثناء عشری کے فقہاء کے فتویٰ کے مطابق: "جیسے ہی میاں بیوی میں سے کوئی ایک جنس تبدیل کرتا ہے، عقد نکاح باطل ہو جاتا ہے۔ اس طرح کہ مرد عورت بن جائے اور عورت مرد بن جائے، سید روح اللہ خمینی کے فتویٰ کے مطابق ان کے درمیان عقد نکاح باقی رہے گا۔ اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ دوبارہ نکاح پڑھا جائے۔" (17)

محمد فاضل لنکرانی کے فتویٰ کے مطابق" دونوں کا نکاح فوراً ختم ہو جاتا ہے اور وہ دوبارہ نکاح پڑھ سکتے ہیں اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ عدت تک انتظار کیا جائے۔ شادی ہو چکی ہے۔" (18)

جہیز

"بعض فقہاء کے نزدیک نکاح کے فسخ ہونے کے ساتھ، اگر جنس کی تبدیلی سے پہلے دخول ہو گیا ہو تو مرد کو پورا مہر ادا کرنا ہو گا۔" (19)

"اور دخول نہ ہونے کی صورت میں سید روح اللہ خمینی کے مطابق، قواعد کے مطابق، پورا جہیز ادا کرنا ضروری ہے یہ درست معلوم ہوتا ہے۔" (20)

"اور حسین علی منتظری کے مطابق سمجھوتہ کرنا مناسب ہے۔ فاضل لنکرانی کے فتوے کے مطابق، اگر جنس کی تبدیلی

عورت کی طرف سے اور شوہر کی اجازت سے ہوتی ہے، اگر وہ جنس کی تبدیلی سے پہلے داخل نہیں ہوتی ہے، تو عورت کا جہیز مکمل ادا کرنا ہوگا۔ اگرچہ سمجھوتہ کرنا مناسب ہے۔"(21)

وراثت

فقہاء کے نزدیک وراثت کا معیار یہ ہے کہ "وارث کے مرنے کے وقت مرد اور عورت ہونے کے القابات موثر ہوں (ایسا شخص جو انتقال کر گیا ہو اور جائیداد چھوڑ گیا ہو) اس بنا پر اگر کوئی شخص لڑکا ہے اور وارث کی موت کے بعد اپنی جنس تبدیل کر لے تو اسے لڑکی کی طرح وراثت ملے گی اور اگر وہ لڑکی ہے اور وارث کی موت سے پہلے اپنی جنس تبدیل کر لے تو اسے لڑکے کی طرح وراثت ملے گی۔"(22)

۲۰۱۸ کا ٹرانس جینڈر بل پاس تو کرالیا گیا مگر نا اس میں عائلی قوانین کا ذکر ہے نا کوئی وراثت کی بات ہے اس بل کی قانون سازی کرتے ہوئے اسے بناتے ہوئے کسی بھی طرح سے خنثی برادری کے مفاد کا کہیں بھی کوئی ذکر نہیں ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ اسلامی آئین کے خلاف ایک سوچی سمجھی سازش ہے اگر ۲۰۱۸ کے ٹرانس جینڈر بل کا تقابل کیا جائے ایرانی آئین سے تو اس میں کوئی نکتہ بھی اسلامی تعلیمات کے مکمل مطابق نہیں ملے گا۔ ۲۰۱۸ کے اس ایکٹ میں جنس بدلنا اتنا آسان عمل کر دیا ہے جس طرح کالے رنگ کو گورا کرنے، ہیئر ڈائی سے بالوں کا اور کانٹیکٹ لینس سے آنکھوں کا رنگ بدلنے کے اختیارات حاصل ہیں، اسی طرح خواہش پر جنس بھی تبدیل کی جاسکتی ہے!!

ایرانی آئین کے مطابق سزائیں

ٹرانس جینڈر بل ۲۰۱۸ کا ایرانی آئین سے موازنہ کرنے کے لئے ہم جنس پرستی کے خلاف ایران کی حکمت عملی و قانون کا شروع سے تجزیہ کرنا ہوگا ایران میں پچھلے بیس سالوں کے دوران ہم جنس تعلقات کی وجہ سے لوگوں سے نمٹنے، گرفتار کرنے یا پھانسی دینے کے بارے میں عوامی سطح پر سختی کا رویہ اختیار کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ لوگوں کو جنسی اقلیتوں کے حقوق کا دفاع کرنے پر عدالت میں سزا سنائی گئی ہے تیرہ سال قبل ایران کے سابق صدر محمود احمدی نژاد نے کولمبیا یونیورسٹی میں اپنی متنازعہ تقریر میں دعویٰ کیا تھا کہ ایران میں ہم جنس پرست نہیں ہیں یا ان کی رائے میں ہم جنس پرست نہیں ہیں۔ وہ دعویٰ جو اسی وقت میڈیا کی سرخیاں بن گیا۔ اس دعوے کے تین سال بعد،

" ایک صحافی اور بلاگر، سیامک قادری کو ایران میں ۲۰۰۸ کے ملک گیر احتجاج کے سلسلے میں وزارت اطلاعات کے ایجنٹوں نے گرفتار کیا اور بالآخر ۴ سال قید کی سزا سنائی تھی۔ تہران کی انقلابی عدالت کی برانچ ۲۸ کی سربراہی میں جج محمد مقیصہ نے ہم جنس پرستوں کے ساتھ رپورٹس اور انٹرویوز کی تیاری کی وجہ سے ۶۰ کوڑوں کی سزا سنائی تھی۔"(23)

۱۳۵۷ کے انقلاب کے بعد ہم جنس پرستوں پر ہمیشہ مقدمہ چلا اور سزا دی گئی۔ تاہم ان ۴۲ سالوں کے دوران اس حوالے سے قوانین میں تبدیلیاں آئی ہیں۔ ایران میں اسلامی تعزیرات کی ایک طویل تاریخ ہے، اس قانون کو پہلی بار ۱۳۷۰ میں اسلامی پارلیمنٹ کے عدالتی امور کے کمیشن نے منظور کیا تھا اور ۱۳۸۸ تک اسے آزمائشی بنیادوں پر لاگو کیا جارہا تھا، لیکن اس سال میں بڑی تبدیلیاں کی گئیں اور بالآخر اس کی منظوری دے دی گئی۔ ۱۳۹۲ اور یہ ۲۰۱۷ میں مستقل ہو گیا۔ ان بنیادی تبدیلیوں سے

پہلے اسلامی تعزیرات کے دوسرے باب کے پہلے باب میں فاعل اور مفعول کے لیے سزائے موت پر غور کیا گیا تھا۔ بالغ یا نابالغ کے ساتھ جنسی تعلق کرنے کے نتیجے میں ایک بالغ کو پھانسی اور نابالغ کے لیے ۷۴ تک کوڑے مارے جا سکتے ہیں اگر کوئی ہچکچاہٹ نہ ہو۔ نیز مساح کی تعریف میں ''عورتوں کی جنسی اعضاء کی ہم جنس پرستی'' کا ذکر تھا۔ان تبدیلیوں سے پہلے اور بعد میں، ملک میں ہم جنس پرستوں کو ہمیشہ پارٹی منعقد کرنے پر گرفتار کیا جاتا تھا، مارا پیٹا جاتا تھا، ان کی توہین کی جاتی تھی اور بعض صورتوں میں ان کے مقعد کے ٹیسٹ کیے جاتے تھے، لیکن سیکیورٹی اداروں کے قریبی میڈیا عموماً اس سے متعلق خبریں شائع نہیں کرتے تھے۔سب سے زیادہ متنازعہ کیس ۷ سال قبل ایران کے مغرب میں پیش آیا تھا۔اکتوبر ۲۰۱۳ میں "اسلامی انقلابی گارڈ کور" کی ایک شاخ" نبی اکرم کور" کی ویب سائٹ نے کرمانشاہ میں "ہم جنس پرستی اور شیطانیت کے گروہ" کی گرفتاری اور اسے ختم کرنے کا اعلان کیا۔ یہ پارٹی دراصل سالگرہ کی ایک سادہ تقریب تھی جس میں متعدد ہم جنس پرستوں اور خواجہ سراؤں نے شرکت کی تھی اس میں ۱۷افراد کو گرفتار کیا گیا تھا جن میں سے کچھ نے کچھ عرصے بعد ملک چھوڑ دیا اور کچھ ملک میں ہی رہنے لگے۔ دھیرے دھیرے، ملک میں سوشل نیٹ ورکس کے زیادہ مقبول ہونے کے ساتھ، جنسی اقلیتوں کی معلومات، سرگرمی اور یہاں تک کہ ڈیٹنگ کا طریقہ بھی ایک نئے ارتقاء سے گزرا۔ انسٹاگرام پیجز، چینلز، گروپس اور ٹیلیگرام سپر گروپس مواصلت اور سرگرمی کے لیے ایک اچھی جگہ تھے۔ ٹیلی گرام چینلز کے منتظمین کے ساتھ معاملات میں شدت کے ساتھ، ہم جنس پرستوں کو بھی کسی طرح سے نہیں چھوڑا گیا۔ ۲۳ ستمبر ۲۰۱۶ کو اردبیل کے عوامی اور انقلابی پراسیکیوٹر، ناصر عتبتی نے ٹیلی گرام چینل کے چھ مینیجرز کو "غیر اخلاقی اور ہم جنس پرستی کو فروغ دینے" کے الزام میں گرفتار کرنے کا اعلان کیا۔اسی طرح کے کیسز میں ٹیلی گرام چینلز کے ایڈمنسٹریٹرز کو طلب کیا گیا یا گرفتار کیا گیا اور انہیں وعدے اور دھمکیاں دے کر چینلز بند کرنے پر مجبور کیا گیا یا ان کے خلاف قانونی مقدمات کھولے گئے۔

جنوری ۲۰۱۷ میں ہم جنس پرستی کے الزام میں دو نوجوانوں کی گرفتاری کا معاملہ سوشل نیٹ ورکس پر اٹھایا گیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی گرفتاری اس کے ایڈیٹر کی طرف سے ایک جشن کی ویڈیو شائع ہونے کے بعد عمل میں لائی گئی۔ لیکن تازہ ترین معاملات میں سے ایک جس نے بہت سے میڈیا کی توجہ اپنی طرف مبذول کروائی وہ رضوانیہ محمدی کی گرفتاری تھی، جس کی وجہ ہم جنس پرستوں کے حقوق کے شعبے میں ان کی سرگرمیوں اور "اسمبلی اور نیت کے ساتھ ملی بھگت" کے الزام میں سزا سنائی گئی۔ حکومت کا تختہ الٹنے کے مقصد کے ساتھ ملک کی سلامتی کے خلاف کام کرنے پر اسے ۵ سال قید کیا گیا۔ ہرانا خبر رساں ایجنسی کی دستاویزات اور شائع شدہ قانونی دستاویز کے مطابق عدالت نے اس سزا کو جاری کرنے کی وجوہات میں "ہم جنس پرستی کو جرم قرار دینا، ناجائز تعلقات کو معمول پر لانا، ہم جنس پرستی کو قبول کرنا اور حکام کو پکڑنے کی کوششیں کرنا شامل ہیں۔" اسلامی جمہوریہ ایران انسانی حقوق کی خلاف ورزی اور ہم جنس پرستوں کو تسلیم نہ کرنے کے خلاف آئین میں سخت ہے۔"(24)

سات ممالک اب بھی ہم جنس پرست رویے پر سزائے موت دے رہے ہیں: جن میں سرفہرست ایران ہی ہے باقی ممالک میں سعودی عرب، یمن، افغانستان، موریتانیہ، سوڈان اور شمالی نائیجیریا شامل ہیں۔اسلامی تعزیرات پاکستان کے

آرٹیکل ۲۳۷ میں ہم جنس پرستی کی دوسری اقسام اور ایک ہی جنس (مرد یا عورت) کے ساتھیوں میں اس کی سزا کا ذکر ہے۔آرٹیکل ۲۳۷: (مرد کی ہم جنس پرستی، شہوت اور شہوت کی وجہ سے چومنا اور چھونا، چھٹے درجے کے اکتیس سے چوہتر کوڑوں کا سبب بنتا ہے۔) جبکہ اس ۲۰۱۸ کے ٹرانس جینڈر بل میں غیر محسوس طریقے سے ہم جنس پرستی، فقط دلی خواہش پر تبدل جنس کا تحریری پروانہ جاری کر دیا ہے جبکہ اسلام میں صرف ہم جنس پرستی کا فعل انجام دینا حرام نہیں ہے اور کوئی بھی ہم جنس پرست رویہ جو انسانی ہوس سے جنم لیتا ہے اس کی ایک خاص سزا ہے۔ایران کے تعزیری قانون میں یہ واضح طور پر ذکر کیا گیا ہے کہ اگر ہم جنس پرستی جیسے عفت کے خلاف جرم کے وقوع پذیر ہونے کا کوئی واضح اور ٹھوس ثبوت موجود نہ ہو تو پوشیدہ معاملات کو دریافت کرنے کے مقصد سے خاطر خواہ ثبوت پیش کیے بغیر کوئی بھی تفتیش اور پوچھ گچھ ممنوع ہے۔

یہ مسئلہ اسلام کے نقطہ نظر سے اس قدر گھمبیر اور شرمناک ہے کہ اسلامی حدود کے ابواب میں اس کی حد بلاشبہ سزائے موت ہے یہاں تک کہ ہم جنس پرستی کے نچلے درجے پر عمل کرنے والوں کے لیے بھی سخت سزاؤں کا ذکر کیا گیا ہے اور ۲۰۱۸ کے ایکٹ کے مطابق بنا کسی تحقیق، تصدیق، طبّی معائنے کے نچلے درجے کے جنسی عمل کیا حیثیت رکھتے ہیں جنسی بے راہ روی کو فروغ دینے کے لئے اونچے درجے کے مواقع فراہم کر دیئے گئے ہیں یہ ایکٹ اسلامی تعلیمات کے بلکل منافی ہے پیغمبر اسلام ﷺ کی ایک حدیث میں بیان ہے کہ:

" جس نے کسی لڑکے کو شہوت کی وجہ سے بوسہ دیا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے منہ پر آگ کی لگام ڈالے گا۔ (25)"

ایسا فعل کرنے والے کی سزا ۳۰ سے ۹۹ کوڑوں تک ہے۔ بہر حال اس میں کوئی شک نہیں کہ جنسی انحراف انسانی معاشروں میں پائے جانے والے خطرناک ترین انحرافات میں سے ایک ہے کیونکہ یہ تمام اخلاقی مسائل پر اپنا بدترین سایہ ڈالتا ہے اور لوگوں کو جذباتی انحراف کی طرف لے جاتا ہے۔اس طرح کے ناجائز تعلقات انسانی جسم کے اعضاء اور اعصاب اور روح پر بھی تباہ کن اثرات مرتب کرتے ہیں۔ یہ مرد کو کامل مرد اور عورت کو کامل عورت بننے سے گرا دیتا ہے، جس سے ایسی عورتیں اور ہم جنس پرست مرد انتہائی جنسی کمزوری سے متاثر ہوتے ہیں اور اپنے آنے والے بچوں کے لیے اچھے والدین بننے سے قاصر ہوتے ہیں اور بعض اوقات جو پیدا کرنے کی طاقت بھی رکھتے ہیں وہ اسے مکمل طور پر کھو دیتے ہیں۔ "ہم جنس پرست" لوگ دھیرے دھیرے معاشرے سے الگ تھلگ اور بیگانہ ہو جاتے ہیں اور پھر خود سے الگ ہو جاتے ہیں، اور ایک پیچیدہ نفسیاتی کشمکش میں گرفتار ہو جاتے ہیں، اور اگر وہ خود کو درست نہ کریں تو مختلف جسمانی اور ذہنی بیماریوں میں گرفتار ہو سکتے ہیں۔اسی وجہ سے اور دیگر اخلاقی اور معاشرتی وجوہات کی بنا پر اسلام نے ہم جنس پرستی کی کسی بھی شکل و صورت میں سختی سے ممانعت قرار دی ہے اور اس کے لیے ایسی سخت سزا مقرر کی ہے جو بعض اوقات سزائے موت کی حد تک پہنچ جاتی ہے۔ہم جنس پرستی ان مسائل میں سے ایک ہے جو اسلامی معاشروں میں جرم تصور کیا جاتا ہے اور معاشرے کی عفت کے خلاف ہے اور اسے بہتر طور پر دیکھا جائے تو لوگوں میں بدعنوانی پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ امن عامہ اور سلامتی کو بھی نقصان پہنچاتا ہے اس کے باوجود ۲۰۱۸ کے ایکٹ کو بناتے وقت ان تمام مسائل و اسلامی تعلیمات سے نظریں چرا لی گئیں۔

جب ایک ہی جنس کے دو افراد ایک دوسرے کے ساتھ جنسی تعلق قائم کرنے کی خواہش رکھتے ہیں اور لمبے عرصے تک مخالف جنس کے بجائے اپنی ہی جنس کے ساتھ جنسی تعلق کو ترجیح دیتے ہیں تو دراصل ہم جنس پرستی تشکیل پاتی ہے۔ ہم جنس پرستی کے حوالے سے ماہرین نفسیات کی جانب سے مختلف معاشروں میں بہت زیادہ تحقیق کی گئی ہیں ان میں سے اکثر کی رائے مختلف ہے، لیکن ان سب میں جو تحقیق کے نتائج مشترک ہیں وہ یہ ہے کہ ہم جنس پرستی کے فرد اور معاشرے کے لیے نقصان دہ نتائج ہیں۔ اسے ایک نفسیاتی اور حتیٰ کہ حیاتیاتی عارضہ بھی سمجھا جاتا ہے، اس لیے بہتر ہے کہ معاشرے کے قوانین کو زیادہ سے زیادہ قائم کیا جائے تاکہ اس رجحان کی وسعت نہ ہو پھر بھی ۲۰۱۸ کا ایکٹ بناتے وقت اس قسم کی سزائیں اور ممانعت کا کہیں ذکر نہیں ہے اگر ایرانی آئین سے موازنہ کریں تو ایران ان معاملات میں کڑی سے کڑی سزائیں دیتا ہے۔

مردوں میں ہم جنس پرستی کی سزا

ایران میں عام طور پر ہم جنس پرستی کے مجرم کے لیے سزا کی حد پھانسی ہے یا سو کوڑے لواط کی سزا ہے۔ ہم جنس پرستی کے جرم میں شریک افراد کی سزا ہر حال میں موت ہے اور اس کے لیے کسی شرط کی ضرورت نہیں ہے اگر مفعول غیر مسلم ہو اور فاعل مسلم ہو تو فاعل کی سزا کی حد پھانسی ہے۔ آرٹیکل ۲۳۴ کے پہلے اور دوسرے نوٹ میں درج بالا نکات کا ذکر کیا گیا ہے۔ ہم جنس پرستی کی ایک اور قسم کا نام تفخیز ہے۔ تفخیز کا مطلب ہے مرد کے جنسی عضو کو جنسی ساتھی کی رانوں یا اس کی نشست کے درمیان رکھنا۔ تفخیز کے عمل میں موضوع اور اعتراض کی حد ۱۰۰ کوڑے ہیں، اور اس صورت میں سزا پانے والوں اور سزا نہ پانے والوں اور تشدد کرنے والوں اور تشدد کرنے والوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اس قسم کی ہم جنس پرستی کی سزا کے سلسلے میں قانون نمبر ۲۳۶ کے نوٹ میں لوگوں کے مسلمان ہونے کے بارے میں ایک نکتہ بیان کیا گیا ہے۔ اگر مفعول غیر مسلم ہے اور فاعل مسلمان ہے، تو فاعل کو پھانسی دی جائے گی۔

خواتین میں ہم جنس پرستی

مردوں میں ہم جنس پرستی کی طرح خواتین میں بھی ہم جنس پرستی کی ایک روش ہے جو مختلف معاشروں میں دیکھی جا سکتی ہے اور اس سے پیدا ہونے والی بدعنوانی کی وجہ سے یہ اسلام کی نظر میں حرام ہے اور اسے ان سزاؤں میں شمار کیا جاتا ہے جن کی ایک حد ہے اور کسی بھی طرح سے سزا کم نہیں کی جاسکتی۔ ایران کے تعزیرات میں، جو احکام شرعیہ سے شروع ہوتے ہیں، ان معاملات میں اسلامی سزاؤں پر غور کیا جاتا ہے۔ ہم جنس پرستی جو عورتوں میں ہوتی ہے اسے مسحقہ کہتے ہیں۔ لفظ مسحقہ کے معنی یہ ہیں کہ دو عورتیں اپنے جنسی اعضاء ایک دوسرے پر ڈال دیں۔

اسلامی تعزیرات ایران کے آرٹیکل ۲۳۸ اور ۲۳۹ میں جنس پرستی اور اس کی سزا کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ اسلام میں زنا کی سزا ۱۰۰ کوڑے ہے، اور اس کے برعکس مردوں میں ہم جنس پرستی کی سزا ہے، جہاں فعل کا مسلمان ہونا حد کے تعین میں اثر ڈالتا ہے، مسحقہ کے معاملے میں، نہ ہی۔ ان میں سے حد کے تعین میں اثر ہوتا ہے، اور مسلم یا غیر مسلم کو اسلامی عدالتوں میں ۱۰۰ کوڑوں کی سزا دی جائے گی۔ آرٹیکل ۲۳۹ اور ۲۴۰ میں تشدد کی سزا کا واضح طور پر ذکر کیا گیا ہے

خلاصہ

پہلے ٹرانس جینڈر، ۲۰۱۸ ایکٹ اور ایرانی ٹرانس جینڈر کا مطلب ہے کہ وہ شخص جس کے اعضاء میں پیدائشی نقص ہے یا بڑے ہو کر کسی حادثے کے باعث اس میں کمی پیدا ہو جائے تو وہ ٹرانس جینڈر ہے۔ یا ایسے افراد جو جسمانی اعتبار سے مکمل ہوں لیکن کسی وجہ سے (معاشرتی دباؤ یا نفسیاتی الجھن، ٹرینڈ، یا ذاتی پسند ناپسند) کی بنیاد پر اپنی جنس تبدیل کرنا چاہتے ہوں ایسے افراد کو بھی ٹرانس جینڈر کا نام دیا گیا ہے، حالانکہ یہ مکمل مرد یا عورت ہیں لیکن یہ افراد اپنے شناختی کاغذات میں اپنے احساسات کے مطابق جنس تبدیل کروا سکتے ہیں اور نادرا قانونی طور پر یہ کرنے کا مجاز ہو گا جبکہ ایرانی آئین اس کے لئے شرائط رکھتا ہے کیونکہ یہ غیر مشروط بل معاشرے میں ہم جنس پرستی عام کرنے کا باعث بنے گا جبکہ ہم جنس پرستی" خواہ وہ مردوں میں ہو یا عورتوں میں ایک بدترین اخلاقی انحراف ہے جو معاشرے میں بہت سی خرابیوں کا باعث بنے گی۔ بنیادی طور پر مرد اور عورت کی فطرت اس طرح بنتی ہے کہ وہ اپنا سکون اور صحت مند اطمینان جنس مخالف سے محبت میں پاتے ہیں (صحت مند شادی کے ذریعے) اور کوئی بھی جنسی خواہش بصورت دیگر صحت مند انسانی فطرت سے انحراف کی ایک قسم ہے اور ذہنی بیماری ہے کہ اگر اسے جاری رکھا گیا تو یہ روز بروز شدت اختیار کرتا جائے گا اور اس کا نتیجہ "مخالف جنس" سے ہچکچاہٹ اور "ساز جنس" کے ذریعے غیر صحت مند تعلقات ہے۔ ہم جنس شادی کو اسلام اور دیگر آسمانی مذاہب میں مسترد اور ممنوع قرار دیا گیا ہے فقہ اثناء عشری و ایرانی آئین اول تو اس کی سختی سے ممانعت کرتا ہے دوم اگر اجازت دیتا بھی ہے تو مشروط۔ عام نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو ہم جنس پرستی اور فحاشی فطرت کے خلاف عمل ہے اور جو چیز فطرت کے مطابق نہیں ہے اس کا برا اثر پڑتا ہے اور ان کی الجھن اور پریشانی میں اضافہ ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے ہم جنس پرستی کی مذمت کے بارے میں بہت سی آیات و روایات نقل کی گئی ہیں ان روایات کا مطالعہ کرنے سے اس فعل کی بدصورتی کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ اس بری عادت کو روکنے کے لیے احادیث یقیناً کارگر ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جس نے کسی نوجوان سے مباشرت کی، وہ قیامت کے دن نجس ہو کر محشر میں داخل ہو جائے گا، یہاں تک کہ دنیا کا تمام پانی اسے پاک نہیں کر سکے گا۔ خدا اس سے ناراض ہو گا اپنی رحمت سے دور کر دے گا اور اس کے لیے جہنم تیار کر رکھی ہے، اور یہ کیسی بری جگہ ہے۔" پھر فرمایا: "جب بھی کوئی مرد کسی مرد سے ہمبستری کرے گا تو خدا کا عرش ہل جائے گا۔" (26)

طبّی نقطہ نظر سے یہ ثابت ہوا ہے کہ مرد سے مرد ہم جنس پرستی کے تعلقات خطرناک ہوتے ہیں۔ کوئی بھی ڈاکٹر اس طرح کے رشتے کی سفارش نہیں کرتا اور یقینی طور پر کوئی نظریہ پیش نہیں کیا گیا کہ یہ رشتہ صحت مند اور بے ضرر ہے، اس کے برعکس اس رشتے کی ہمیشہ طبّی طور پر خلاف ورزی ہوتی رہی ہے۔ دوسری طرف، دیگر متعدی، وائرل بیماریاں جیسے ہیپاٹائٹس، ایڈز، اور دیگر جنسی طور پر منتقل ہونے والی بیماریاں مقعد (پیٹھ) کے ذریعے زیادہ آسانی سے منتقل ہوتی ہیں۔ یہ اس قدر برا عمل ہے کہ اس کے انفرادی اور اجتماعی زندگی دونوں پر بہت برے اثرات پڑیں گے۔ جن میں عائلی زندگی، قانونی وراثت وغیرہ جیسے مسائل آجاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو اس قدر یہ چیز ناپسندیدہ ہے کہ ہم انسان ان کی بنائی ہوئی اشرف المخلوقات میں کوئی ایسی بری تبدیلی رائج کریں کہ جس کی وجہ سے زمین پر فتنے فساد پیدا ہوں، اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری عوام کو اس بل کو ناکام کرنے کی

کوشش میں آواز بلند کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور عوام کو بیدار کرے مندرجہ ذیل چند نکات بہت اہم ہیں جن کا عوام الناس کو جاننا بہت ضروری ہے۔

۱: اسلام میں ہم جنس پرستی حرام ہے۔

۲: اس بل کی منظوری سے لاعلاج مرض HIV ایڈز کی شرح بہت بڑھ جائے گی۔

۳: ایڈز کی لاعلاج بیماری سے لوگوں کی اکثریت مر جائے گی اور ملک کی معشیت تباہی کی طرف منتقل ہونا شروع ہو جائے گی۔

۴: اس بل کی منظوری سے نوجوان نسل تباہ ہوئے گی اسلامی تعلیمات سے دور ہو جائے گی۔

۵: اس بل کی منظوری سے ہم جنس نکاح ہوں گے تو مخالف جنس سے کوئی نکاح ہی نہیں کرے گا۔

تجاویز و آراء

اس تحقیقی عمل کے اختتام پر تجاویز کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے کیونکہ موجودہ تحقیق ایک محدود دائرے میں کی گئی ہے لہٰذا پہلے حصے میں تجویز دی جاتی ہے کہ اس کے دیگر پہلوؤں پر مزید تحقیق کے لئے کچھ اور محققین جستجو کریں اور انکا احاطہ کریں اس لئے محققین کرم کے لئے ان پہلوں اور نکات کا ذکر کرنا چاہوں گی جو راقم کی حدود تحقیق سے باہر تھے۔

اول حصہ: مجوزہ تحقیقی موضوعات برائی محققین:

۱-خمسہ مذاہب میں جنس کی تبدیلی کے احکام اور اثرات

۲-صنفی تبدیلی کے قوانین اور اثرات

۳-ایران میں صنفی تبدیلی کی تحقیقات کا جائزہ

۴-ایران میں فقہی اور قانونی نقطہ نظر سے خواتین کی جنس کی تبدیلی کی تحقیقات

۵-جنس کی تبدیلی کی فقہی اور قانونی حیثیت و ضرورت

۶-جنس تبدیل کرنے کی اجازت کی فقہی اور قانونی بنیادیں

۷-صنفی تبدیلی اور جوڑوں کے تعلقات پر اس کے فقہی قانونی اثرات

دوم حصہ: برائی ہر خاص و عام:

انسان اور جانور میں صرف عقل کا فرق ہے۔ جو کام جانور کرے وہی انسان تو پھر انسان انسان کس طرح کہلا سکتا ہے۔ صدیوں سے انسان جنگ کرتا آرہا ہے کبھی روٹی کپڑے، کبھی ضروری حقوق، کبھی دینی امور، کبھی نسل پرستی، کبھی امیری غریبی، کبھی دنیاوی معاملات تو کبھی ایسے ٹرانس جینڈر بل جیسے بے تکے مسائل جن کو خدا واضح طور ممنوع قرار دیا ہے۔ اس ایکٹ کے ذریعے سب سے پہلے تو اسلام دشمن ہم پر غالب ہو سکتا ہے اور شریعت محمدی کا واضح انکار ہو رہا ہے جس کی معلومات ہر خاص و عام تک پہنچانا ہر ہر فرد کا فرض ہے بصورت دیگر اس ایکٹ کے ذریعے رشتوں میں جو تقدس ہے اسکو پامال کر رہے ہیں کوئی بعید

نہیں کہ کل کو نیا بل پیش کر کے یہ کہا جائے بہن بھائی کا نکاح جائز ہے۔اس بل کو پاس کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ایک طرح سے قرآن کا انکار کرنا چاہتے ہیں۔ مغربی نظام رائج ہو سکتا ہے اس لئے ہر ہر فورم پر اس مقصد کے لئے آگاہی مہمیں چلائی جائیں۔ارشاد خداوندی ہے "کافر اور مسلمان کی مثال اندھے بہرے اور دیکھنے سننے والے کی ہے تو کیا یہ دونوں مثال کے اعتبار سے.برابر ہو سکتے ہیں۔ " کیا اب مسلمان اندھے بہرے ہو گئے ہیں۔ مسلمانوں ! بیدار ہو جاو کہ یہ بیدار ہونے کا وقت ہے۔اگر ابھی نہیں اٹھے تو پھر اسلام کے لئے انا للّٰہ ۔۔۔راجعون پڑھو۔ اس بل کو پاس ہونے سے روکو کیونکہ حی علی خیر العمل کا بہترین مصداق یہی ہے۔ہم اپنی تہذیب کو اپنے ہی خنجر سے ضرب لگا رہے ہیں۔ نکاح جیسے عظیم قانون کے بعد ٹرانس جینڈر بل کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔والدین اپنی بیٹیوں کی شادی میں سخت گیری سے کام نہیں لیں تاکہ نکاح آسانی سے ہو سکے۔یہ غیر مسلمانوں کا حربہ ہے۔اس بل کی وجہ سے مسلمان ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے۔اجتماعی زندگی خاص کر متاثر ہو گی۔یہ بدعت ہے اس کی سزا زنا سے بھی زیادہ ہے۔ خدا نے انسان کو عقل جیسی نعمت سے نوازا ہے پھر وہ ایسی نازیبا حرکت کیو کر رہا ہے؟ان لوگوں کا مقصد نوجوان نسل کو.برباد کرنا اور دین اسلام سے دور کرنا ہے۔اسلام میں مرد مدرسے نکاح یا لڑکی لڑکی سے نکاح نہیں کر سکتی یہ ایک پروپیگنڈا ہے جو ہمارے اسلام کے خلاف کیا جارہا ہے۔ ہمیں ان دین کے دشمن لوگوں کو جواب دینا ہو گا جنہوں نے ہمارے دین کو مزاق بنا رکھا ہے۔آج اگر اس قانون کو روکا نہیں گیا تو آگے چل کر یہ دین کے دشمن لوگ اور نئے نئے قانون ایجاد کریں گے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے اسلام دین کی حفاظت کریں اور ان کو اس نازیبا قانون کی سخت سزا دیں یہ کم عقل لوگ جو مسلمانوں کو بیوقوف بنا رہے ہیں اور اپنے ناپاک مقاصد پورا کرنا چاہتے ہیں جس میں یہ کبھی کامیاب نا ہو سکیں گے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

1۔القرآن:۴۷/ ۱۵

2-علوی:عبدالعزیز،تحفۃالمسلم شرح صحیح مسلم،(لاہور:نعمانی کتب خانہ،۵دسمبر،۲۰۱۷)ج:۱،ح:

3-القرآن:۱۱۴/۱-۶

4-القرآن:۱۲/۵۳

5-القرآن:۸/۹۱

6 Saad Jaffar, Dr Asiya Bibi, Hajra Arzoo Siddiqui, Muhammad Waseem Mukhtar, Waqar Ahmad, Zeenat Haroon, and Badshah Khan. "Transgender Act 2018: Islamic Perspective

to Interpret Statute for the Protection of Rights and Socio-Psychological Impacts on Pakistani Society."

7-ایضاً

8-القرآن:۷/۸۰-۸۱

9-القرآن:۷/۸۳-۸۴

10-ابو عیسیٰ محمد بن سورہ بن شداد، مترجم عبدالرحمٰن بن عبدالجبار الفریوائی، سنن ترمذی، (لاہور: مکتبہ بیت السلام، ۳۰ جون، ۲۰۱۷)، ح۱۴۵۶

11-ایضاً، ح۱۴۵۷

12-خمینی، آیت اللہ، تحریر الوسیلہ (قم: فقہی مرکز قم، ۱۳۷۹ش)، ج:۲، ص۵۹۶

13-کریمینیہ، محمد مہدی، تغیر جنسیت، (قم: فقہی مرکز قم، ۲۰۰۹ء)، ص۲۷

14-«تغییر جنسیت در ایران»، سایت خبری بی‌بی سی.

15-ہاشمی شاہرودی، سید محمود، فرھنگ فقہ مذہب اہل بیت (ع)، (قم: مؤسسہ دائرۃ المعارف فقہ اسلامی، ۱۴۲۶ھ)، جلد ۳، ص۵۰۵

16-القرآن:۴/۱۱۹

17-خمینی، آیت اللہ، تحریر الوسیلہ (قم: فقہی مرکز قم، ۱۳۷۹ش)، ج:۲، ص۵۹۷

18-لنکرانی، محمد فاضل، احکام پزشکان و بیماران، (قم: مؤسسہ مطبوعات دار العلم، ۱۴۲۷ق)، ص۱۴۳

19-خمینی، آیت اللہ، تحریر الوسیلہ (قم: فقہی مرکز قم، ۱۳۷۹ش)، ج:۲، ص۵۹۷

20-منتظری، حسین علی، احکام پزشکی، (قم: مؤسسہ مطبوعات دار العلم، ۱۳۸۵ش)، ص۶۹

21-لنکرانی، محمد فاضل، احکام پزشکان و بیماران، (قم: مؤسسہ مطبوعات دار العلم، ۱۴۲۷ق)، ص۱۴۳

22-خرازی، سید محسن، تغییر الجنسیہ، (قم: مؤسسہ مطبوعات دار العلم،)ص، ۲۵۹-۲۶۰

23-مرکز اسناد حقوق بشر ایران، شھادتنامہ سیامک قادری: روایتی از روزنامہ نگار محبوس در زندان اوین،

24-ایران انٹرنیشنل کی رپورٹ ۳، بدھ: ۱۹ جنوری ۲۰۱۷

25-بخاری،ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل، مترجم مولانا محمد داؤد راز، صحیح بخاری (ہند: مرکزی جمعیت اہل حدیث، ۲۰۰۴)ج: ۱،ح:

26-ایضاً